فون نمبر ۲۹ ربوہ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم پنجشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۳ احسان ۱۳۴۵ھش ۳ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۲۳ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۴۴

اخبار احمدیہ

٭ ربوہ ۲۲ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

٭ ضروری تصحیح:۔ مورخہ ۲۱ جون کے الفضل میں صفحہ اول پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک کی دورۂ یورپ سے مراجعت کی خبر شائع ہوئی ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اس دورہ میں یورپ کے جن احمدیہ مشنوں کا معائنہ فرمایا۔ ان میں غلطی سے ہالینڈ مشن کا نام بھی شائع ہوگیا ہے۔ آپ ہالینڈ تشریف نہیں لے گئے تھے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

٭ مکرم ڈاکٹر عبد المجید صاحب ابن محترم حاجی محکم الدین صاحب مرحوم مشرقی پاکستان میں بیمار ہیں۔ گزشتہ دنوں الفضل میں ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا شائع ہوئی تھی۔ جس میں لکھا گیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں جو درست نہیں۔ وہ گردوں میں سوزش کے باعث زیادہ بیمار ہوگئے تھے اب بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہت بہتر ہیں۔ احباب ڈاکٹر صاحب کی مکمل صحتیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

٭ کوئٹہ (بذریعہ تار) مکرم شیخ مختار احمد صاحب کوئٹہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ کا مورخہ ۲۰ جون کو کمبائنڈ ملٹری ہسپتال کوئٹہ میں اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا کے ذریعہ جو ہمدردی کی جاتی ہے اس کا فیض بہت وسیع ہے

میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمن کو بھی باہر نہ رکھے

"یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہوتی ہے۔ اوّل جسمانی۔ دوم۔ مالی۔ تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے۔ جس میں نہ زر صرف ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کر سکتا ہے جبکہ اس میں طاقت بھی ہو مثلاً ایک ناتواں، مجروح، مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو تو کوئی شخص جس میں خود طاقت اور توانائی نہیں ہے۔ کب اس کو اٹھا کر مدد دے سکتا ہے۔ اسی طرح پر اگر کوئی بے کس و بے بس بے سروسامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو اس کی ہمدردی کیونکر ہوگی۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت بلکہ جب تک انسان انسان ہے۔ وہ دوسرے کیلئے دعا کر سکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے اور اگر اس ہمدردی سے کام نہ لے تو سمجھو بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔

میں نے کہا ہے کہ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمن کو بھی باہر نہ رکھے۔ جس قدر دعا وسیع ہوگی۔ اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا جاوے گا۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت ہی وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان بھی کمزور ہے"

(الحکم ۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

درخواست دُعا

— حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی —

"میرے بھتیجے اور داماد حضرت منجھلے بھائی صاحبؓ کے لڑکے ونگ کمانڈر ڈاکٹر مبشر احمد ماڑی پور کراچی میں کئی روز سے بعارضہ درد گردہ علیل ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ دورہ بار بار اور شدت سے ہو رہا ہے۔ آپ سب برادران جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ ان کی صحت زندگی کے لئے دعا فرما کر ممنون کریں۔ میں یہاں بوجہ دوری اور بھی پریشانی محسوس کر رہی ہوں۔

میری طبیعت بھی گری گری رہتی ہے۔ اکثر درد سر اور ضعف ہو جاتا ہے اکثر بہن بھائیوں کے خطوط کے جواب نہیں دے سکتی۔ ڈاک دیکھ کر جو ڈھیر اکٹھا ہوگیا ہے ذمہ داری کا بوجھ محسوس کرتی ہوں مگر جواب لکھنے مشکل معلوم ہوتے ہیں۔ مگر دعا سب لکھنے والوں اور نہ لکھنے والوں جاننے ان جانے سب اہل جماعت کے لئے حسب طاقت بعونہ بفضلہ تعالیٰ التزام سے کرتی ہوں بارگاہ خدا تعالیٰ اس خدمت کی توفیق مجھے عطا فرماتا رہے اور شرف قبولیت بخشے آمین"

مبارکہ

احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کے لئے بھی خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے اور آپ کا مقدس و بابرکت سایہ ہمارے سروں پر دراز سے دراز تر فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین (ادارہ)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ جون ۱۹۶۶ء

ہماری فتح طاقت اور تدابیر سے نہیں
بلکہ
دعا سے وابستہ ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اس امر پر زور دیا ہے کہ ہماری فتح "دعا" سے ہوگی۔ آپؑ نے فرمایا ہے کہ ہمارا ہتھیار دعا ہے۔ ہماری فتح کسی دنیوی طاقت کے ساتھ وابستہ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج تمام دنیاوی طاقت غیر اسلامی اقوام کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن ایک مامور جب کبھی آیا ہے۔ وہ ایسی حالت میں آتا رہا ہے جب دنیوی طاقت فاسق و فاجر ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مبعوث ہوئے اس وقت یہی حالت تھی کہ دنیوی طاقت مخالفین کے ہاتھ میں ہوتی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مامور تن تنہا اس طاقت کا مقابلہ کرتا رہا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ آخرکار اس کی طاقت دنیوی طاقت سے بالا و برتر ثابت ہوتی ہے۔ اور یہ طاقت "دعا" سے ہی ہوتی رہی ہے۔

جنگ بدر میں جب کفار مکہ ایک ہزار کی تعداد میں ساز و سامان سے لیس چڑھ کر آئے تھے تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ۳۱۳ اصحاب تھے جنہوں نے اس لشکر کا مقابلہ کرنا تھا۔ اور وہ بھی کسی کے پاس گھوڑا ہے تو تلوار نہیں تلوار ہے تو ڈھال نہیں۔ یہ نہتے مسلمان میدان میں دشمن کا مقابلہ دنیوی طاقت کے لحاظ سے نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ جنگ بدر کے موقعہ پر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دعائیں کی تھیں۔ وہ سب جانتے ہیں۔ آپؐ کا انحصار دعا پر ہی تھا آپؐ نے گڑگڑا گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ تعالیٰ اگر آج مسلمان شکست کھا گئے۔ تو پھر دنیا پر تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا۔ آپؐ کو یقین تھا کہ صرف آپؐ ہی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اس لئے ضرور وہ آپؐ کی مدد کرے گا۔ چنانچہ قرآن کریم سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں سے مسلمانوں کی مدد کی۔ یہ "دعا" ہی کا اعجاز تھا کہ ۳۱۳ نہتے مسلمان اپنے سے تین گنا سے بھی زیادہ لشکر پر فتح یاب ہوئے۔ اس لڑائی میں بڑے بڑے کفار کھیت رہے۔ چنانچہ ابوجہل جو امام الکفر تھا۔ دو بچوں کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ اور اتنے کافر مارے گئے کہ مکہ میں گھر گھر میں ماتم برپا ہوگیا۔ اور ہر گلی کوچہ سے انتقام انتقام کی صدا بلند ہو رہی تھی۔

یہ نادان اتنا بھی نہ سمجھ سکے کہ جس انسان کے مقابلہ میں نکل رہے ہیں۔ اس کے ساتھ دنیوی طاقت نہیں بلکہ کوئی بالا طاقت ہے۔ ورنہ وہ فتح یاب کس طرح ہوتا بعد کے واقعات نے بتا دیا کہ کفار ہر بار منہ کی کھاتے رہے۔ اور آخرکار ایک دن ایسا آیا کہ دنیا میں وہ عظیم الشان معجزہ تاریخ کے صفحوں پر لکھا گیا۔ جو "فتح مکہ" کہلاتا ہے۔ وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے وطن مکہ مکرمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ میں ہجرت کر گیا تھا اس طرح دوبارہ مکہ میں داخل ہوا کہ دس ہزار قدوسیوں کا لشکر اس کے ہمراہ تھا۔ اور دشمن اس لشکر کو دیکھ کر ہی ہمیشہ کے لئے جی چھوڑ کر ختم ہو گئے۔ اور پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ چنانچہ اس عظیم الشان فاتح نے لاتثریب علیکم الیوم کہہ کر سب کو معاف کر دیا۔

کیا یہ معجزہ دنیوی طاقت کا تھا؟ نہیں بلکہ یہ ان دعاؤں کا کمال تھا جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کی تاریکیوں میں اللہ تعالیٰ کے عرش پر پہونچاتے تھے۔ الغرض ایک الٰہی جماعت کی فتح دعاؤں اور صرف دعاؤں سے ہوتی ہے۔ دنیا دعاؤں کی لونڈی ہے۔ جب واضع کائنات جوش میں آتا ہے تو کائنات کی طاقت محض تنکے کا سہارا بن کر رہ جاتی ہے۔

آج بھی وہ وقت ہے کہ دنیوی طاقت تمام کی تمام غیر اسلامی اقوام کے ہاتھ میں ہے۔ اور اقوام نہ صرف اسلحہ کی طاقت بلکہ دانشوری کی طاقت بھی اسلام کے مٹانے کے لئے میدان میں لے آئی ہیں۔ خود وہ لوگ جن کے پاس "دعا" کا عظیم الشان نسخہ تھا۔ آج خود اس سے ناامید ہو چکے ہیں۔ اور شیطانی طاقت کے منجدھار پر تنکوں کی طرح بہے چلے جاتے ہیں۔ دجال نے تیندوے کے تاروں کی طرح اپنا جال تمام دنیا پر پھیلا دیا ہے۔ اور ایک خطرناک اژدھے کی طرح اسلامی دنیا کو اپنی پھنکاروں سے بھسم کرنے کے لئے تلا کھڑا ہے۔

اس طوفان میں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے یہ پیغام تمام دنیا کو پہنچانا ہے۔ مگر دنیوی طاقت کے لحاظ سے ہمارے ذرائع صفر کے برابر ہیں۔ اس لئے ہمارا ہتھیار بھی دعا کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک حالیہ خطبہ میں ایک آیہ کریمہ کی نہایت فاضلانہ تشریح کرتے ہوئے عقلی تدابیر کی ناکامی اور دعا کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر وقت اور ہر آن اپنے رب کے حضور یہ دعائیں کرتے رہیں کہ اے خدا تو نے ہمیں تدبیر میسر نہیں کی۔ لیکن تو نے گداز دل عطا کئے ہیں۔ ہمیں منکسر المزاج دیئے ہیں۔ ہم تیرے حضور جھکتے ہیں۔ تو ہم پر فضل کر۔ تو ہم پر رحمت کی نگاہ کر۔ اور اس مقصد کے حصول کے سامان جلد پیدا کر دے۔ جس مقصد کے لئے تو نے ہماری جماعت کو قائم کیا ہے۔ تو ہمیں کامیابی عطا فرما۔ اور پھر اے خدا تو ہم پر ایسا فضل کر کہ آسمان سے فرشتوں کی افواج نازل ہوں اور بنی نوع انسان کے دلوں پر ان کا تصرف ہو جائے۔ حتیٰ کہ وہ ان دلوں کو تبدیل کر دیں۔ تا تیرا جلال اور کبریائی، تیری عظمت اور تیری توحید دلوں میں پیدا ہو جائے۔ اور وہ جو آج تیرے خلاف باغیانہ خیالات رکھتے ہیں۔ وہ تیرے مطیع بندے بن جائیں۔ اور اے خدا جیسا کہ تیرا وعدہ ہے غلبہ اسلام کے دن ہمیں جلد دکھا تا ہم اکناف عالم میں

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کی صدا سننے لگیں اور تمام بنی نوع انسان اپنے محسن حقیقی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے لگیں۔ خدا کرے اس کے سامان جلد پیدا ہو جائیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۶۶ء مطبوعہ الفضل ۱۱ مئی ۱۹۶۶ء)

۵۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

مومن کی شان

مومن کی شان یہ ہے کہ وہ لغویات میں پیسہ خرچ کرنے سے ہمیشہ پرہیز کرتا ہے۔ لیکن نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ کسی مستحق اور دین سے لگاؤ رکھنے والے غریب بھائی کے نام الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروانا بھی ایک بہت بڑا نیک کام ہے۔ اس میں بے دریغ خرچ کیجئے۔ یہی مومن کی شان ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ہماری جماعت اس وقت ایک بہت نازک اور اہم دور میں سے گزر رہی ہے

حالات کا یہ تقاضا ہے کہ ہم انتہائی جدوجہد انتہائی قربانی اور انتہائی ایثار کا نمونہ پیش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خدام الاحمدیہ سے بصیرت افروز خطاب

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

مورخہ ۲۹ مئی ۶۶ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے ہال میں قائدین اضلاع اور مرکزی مہتممین خدام الاحمدیہ کو خطاب فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو اہم تقریر فرمائی تھی اس کا متن درج ذیل کیا جا رہا ہے۔

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قانونِ قدرت بھی یہی ہے اور

الٰہی سلسلوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک

بھی ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ بعض حالات میں تھوڑی کوشش کا بھی نتیجہ نکلتا ہے اور بعض حالات میں اُتنی ہی کوشش کو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے نہیں نوازتا اور اس کا وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو ہم چاہتے ہیں کہ نکلے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک پہاڑ پر انسان چڑھ رہا ہے۔ اب بعض جگہ پہاڑ کا سلوپ (slope) زیادہ نہیں ہوتا اس لئے انسان تھوڑی سی محنت سے چڑھائی چڑھتا چلا جاتا ہے یعنی تھوڑی سی کوشش سے وہ بلندی حاصل کر سکتا ہے لیکن بعض ایسی جگہیں بھی آجاتی ہیں جہاں سلوپ بڑا اسٹیپ (steep) یعنی بہت زیادہ سیدھا ہوتا ہے وہاں اگر اتنی ہی کوشش کی جائے جو کم چڑھائی پر کی جاتی ہے تو اس کا نتیجہ ایک انچ آگے نکلنا بھی نہیں نکلتا بلکہ وہاں انتہائی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ ورنہ انسان اتنی بلندی پر نہیں پہنچ سکتا جس تک پہنچنے کا اُس نے ارادہ کیا ہوتا ہے۔ یہی حال الٰہی سلسلوں کا ہے۔ بعض دفعہ ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ تھوڑی سی کوشش سے بھی کچھ نہ کچھ نتیجہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ الٰہی سلسلہ ایسی حالت میں داخل ہوتا ہے یا وہ ایسی حالت میں سے گزر رہا ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر اور اس وقت میں انتہائی کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔

اِس وقت

ہماری جماعت ایک نازک دور میں داخل ہو چکی ہے

اور ہمارے سامنے عام سلوپ (ڈھلوان) نہیں کہ ہم تھوڑی سی کوشش کے نتیجہ میں بھی آگے ہی آگے بڑھتے جائیں بلکہ اگر ہم اس مثال کو سامنے رکھیں تو اس وقت ہم جن بلندیوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ قریباً عمودی چڑھائی پر واقع ہیں۔ ہم نے ان بلندیوں پر بہرحال چڑھنا ہے اگر اس وقت ہم میں کوئی خامی پیدا ہو جائے یا ہم سے ذرا سی کوتاہی بھی سرزد ہو جائے تو ہم کسی صورت میں بھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ اس وقت احمدیت کی حالت ہم سے انتہائی قربانیوں کا مطالبہ کر رہی ہے اور اگر اس وقت ہم انتہائی جدوجہد۔ انتہائی قربانی اور انتہائی ایثار کا نمونہ نہ دکھائیں تو جماعت کسی صورت میں بھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔ پس ہماری اِس نسل پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور ہمیں اس وقت انتہائی کوشش اور انتہائی مجاہدہ کی ضرورت ہے۔

اس موجودہ حالت میں اور مذکورہ نقطۂ نظر کے لحاظ سے

خدام الاحمدیہ کے کام

پر نگاہ ڈالیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ مجلس کے بعض ممبر بڑا ہی اچھا کام کرنے والے ہیں۔ اور بعض مجالس ایسی ہیں جن کا کام واقعہ میں اچھا اور قابلِ قدر رہا ہے۔ لیکن خدام الاحمدیہ کی اکثریت ایسے افراد پر مشتمل ہے جن کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں اور ان کا بڑا حصہ ایسا ہے جس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اس کم سے کم معیار کے مطابق زندگی بسر کر رہا ہے جو ایک احمدی کا ہونا چاہیئے۔

مجالس کا اگر جائزہ لیا جائے

تو ہمیں یہ نقشہ نظر آتا ہے کہ جہاں بعض اچھا کام کرنے والی مجالس ہیں وہاں بعض ایسی مجالس بھی ہیں جو سال میں ایک رپورٹ بھی مرکز میں نہیں بھجواتیں یا سال میں ایک آدھ رپورٹ کے علاوہ کوئی رپورٹ ان کی طرف سے مرکز میں موصول نہیں ہوتی اور یہ حالت بہت فکر پیدا کرنے والی ہے۔ اس لئے مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ہر ممبر اور اپنی ہر مجلس کو اٹھا کر کم سے کم اس معیار تک لے جائیں جو ان کے ذہن میں ہے۔ اگر جماعت کے نوجوانوں میں دس بیس یا تیس فیصدی ہی کام کرنے والے ہوں تو ظاہر ہے کہ ہم وہ نتیجہ حاصل نہیں کر سکتے جس کی امید ہم سَو فیصدی کی صورت میں اپنے رب سے رکھتے ہیں۔

جہاں تک مرکز کا سوال ہے

وہ ہمیشہ ہی اس طرف تھوڑی بہت توجہ کرتا رہا ہے اور کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ ہم اِس وقت زندگی کے ایک نازک دَور میں داخل ہو چکے ہیں۔ اگر اس وقت ہم سے کوئی سُستی ہو یا غفلت کا ہم شکار ہوں تو اللہ تعالےٰ ہمیں کبھی بھی معاف نہیں کرے گا۔

اِس وقت ہماری جماعت پر ۷۰ سال کے قریب عرصہ گزر چکا ہے اور ابتدائی کام جو اللہ تعالےٰ نے اس سے لینا تھا وہ لے چکا ہے اور جو مضبوط بنیادیں اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ قائم کرنی تھیں وہ ایک حد تک قائم ہو چکی ہیں۔ اس کے بعد اب ان پر روشنی۔ نور۔ محبتِ الٰہی۔ عشقِ رسول اور فدائیت کے جذبہ کے مینار بلند پر قائم ہونے کا وقت آگیا ہے۔ اب ہمیں مناسب تیزی کے ساتھ کام کرنا چاہیئے تا ہم آخری اور شاندار کامیابی حاصل کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کا وہ فضل جو جماعت کی ترقی کی راہ میں ایک خاص مقام پر نازل ہوتا ہے وہ ہماری زندگی میں اور جلد تر ہمارے سامنے آجائے۔

پس مَیں اس وقت

اپنے نوجوان بھائیوں کو توجہ دلاتا ہوں

کہ وہ نوجوان جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، چاہے وہ مرکزی عہدیدار ہیں کہ ان پر ساری مجالس کی نگرانی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے یا علاقائی اور ضلعی عہدیدار ہیں کہ ان پر علاقائی اور ضلعی منصوبوں کو پورا کرنا فرض ہے۔ آپ میں سے کوئی شخص اس وقت تک خوش نہیں ہو سکتا (اگر اس خوشی کے معنے حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے جائیں) جب تک آپ کے ماتحت یا آپ کے علاقہ یا آپ کے ضلع میں ایک مجلس بھی ایسی ہے جو کم سے کم معیار پر نہیں آئی۔ اگر آپ اس بات سے تسلّی پکڑ لیں کہ ہم چونکہ نسبتاً اچھا کام کر کے

عَلَمِ انعامی حاصل کر لیتے ہیں

اس لئے ہم اچھا کام کرنے والے ہیں تو یہ غلطی ہوگی۔

اگر مثلاً آج میں یہ اعلان کر دوں کہ آئندہ صرف اس قیادتِ ضلع کو عَلَمِ انعامی دیا جائے گا جس کی ساری مجالس کم سے کم معیار تک پہنچ چکی ہوں تو ایک ضلع بھی عَلَمِ انعامی کا مستحق قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پس اگر نسبتی طور پر اچھا کام کرنے کے نتیجہ میں تم کوئی انعام نظام سے حاصل کرتے ہو تو وہ اس لئے تمہارے لئے

حقیقی خوشی کا باعث

نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ کام اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ مقام پر نہیں پہنچا۔ غرض جب تک ہم تمام مجالس کو بیدار کر کے اور انہیں کام کی اہمیت بتا کر فعّال مجالس نہیں بنا دیتے اس وقت تک ہمیں تسلّی اور اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو فرمایا ہے کہ

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

یہ دراصل اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی ہی تفسیر ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی مومن کو کسی جماعتِ مومنین کو یا نظام کے اندر رہ کر مجالس خدام الاحمدیہ یا جماعت ہائے احمدیہ کو

ایک مقام ایسا بھی حاصل ہوتا ہے

جس پر پہنچ کر اس فرد مجلس یا جماعت کی زندگی کا ہر فعل خدا تعالیٰ کے لئے بن جاتا ہے اس لئے یہ تصور بھی بالکل درست ہے کہ عبادت کی نسبت خدا تعالیٰ کو اعمال زیادہ محبوب ہوتے ہیں۔ ویسے تو یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر عبادت عمل ہے اور ہر شکل کے عمل عبادت کا ہی پہلو اپنے اندر رکھتے ہیں لیکن عبادات یا اعمال کو دو حصّوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ ایک حصّہ کو حقوق اللہ اور ایک حصّہ کو حقوق العباد کہتے ہیں۔ جب ہم حقوق اللہ کو ادا کر رہے ہوتے ہیں تو ان میں ایک حصّہ حقوق العباد کا بھی شامل ہوتا ہے۔ مثلاً نماز ہے ہم مسجد میں جاتے ہیں اور نماز باجماعت ادا کرتے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے جو ہم ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ ہم اس کے مطیع اور فرماں بردار بندے بنتے ہوئے اس کی حمد کریں۔ اس کی بلندی اور عظمت کا اظہار کریں۔ تضرع اور عاجزی سے اس کے سامنے جُھکیں۔ غرض

نماز ادا کرنا خالصتاً اللہ تعالیٰ کا حق ہے

لیکن اس نماز کی ادائیگی میں بھی ہم حقوق العباد ادا کر رہے ہوتے ہیں مثلاً نماز میں ہم اپنے لئے اپنے رشتہ داروں کے لئے مجلس اور جماعت کے لئے یا تمام بنی نوع انسان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور یہ دعا والا حصّہ حقوق اللہ میں شامل نہیں کیونکہ اس حصّہ میں ہم صرف اس کی حمد نہیں کر رہے ہوتے بلکہ حمد کے قیام کے لئے سامان کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم یہ سامان کر رہے ہوتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ آدمی اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرتے ہوئے اس کی حمد میں مشغول ہو سکیں۔ یہ حصّہ حقوق العباد میں شامل ہے۔ کیونکہ گو ہم نماز میں خدا تعالیٰ کی طرف جُھکتے ہیں اور اسی سے مانگتے ہیں لیکن مانگتے بنی نوع انسان کے لئے ہیں۔ پس حقوق اللہ میں حقوق العباد کا ایک حصّہ بھی شامل ہوتا ہے۔

پھر جن اعمال کو ہم حقوق العباد کے نام سے موسوم کرتے ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ کا حق آ جاتا ہے۔ کیونکہ

ہر عمل کی بُنیاد

(اگر وہ عمل صالح ہے تو) اللہ تعالیٰ کے حق پر ہے کیونکہ کوئی عمل چاہے وہ کیسا ہی ہو وہ کیا ہی اس لئے جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو وہ خدا تعالیٰ کی خاطر بجا لایا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی خاطر بجا لایا جانے والا حِصّہ جو ہے وہ بہر حال خدا تعالیٰ کا حق ہے جسے ہم ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ گو ہم بظاہر وہ عمل اپنے لئے یا دوسرے بنی نوع انسان کے لئے کر رہے ہوتے ہیں

لیکن چونکہ ہر عمل کی بنیاد خدا تعالیٰ کی رضا پر ہے اس لئے ہم اس کو بجا لانے کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے حق کو بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں۔

اسلام نے ہمیں

نہایت اعلیٰ اور نہایت وسیع تعلیم

دی ہے۔ اگر ہم اس کو صحیح طور پر سمجھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہوں تو ہماری اس زندگی کا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوتا ہے۔ اور اس طرح وہ عبادت بن جاتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے خاندان پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خرچ کرتا ہے وہ صدقہ ہے اب دنیا میں ہر کمانیوالا شخص (اِلّاماشاءاللہ کہ بعض لوگ غلط کام کرنیوالے بھی ہوتے ہیں وہ مستثنیٰ ہیں) اپنے خاندان کا خیال رکھتا ہے۔ کوئی دہریہ ہو۔ عیسائی ہو۔ ہندو ہو۔ بدھ مذہب کا ہو مشرک ہو یا مسلمان ہو۔ ہر شخص کماتا ہے اور اپنے خاندان پر خرچ کرتا ہے لیکن اگر ایک مسلمان کماتا ہے اور اپنے خاندان پر خرچ کرتا ہے تو وہ اس نیت سے ایسا کر رہا ہوتا ہے کہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ وہ اپنی کمائی اپنے بیوی بچوں پر اس لئے خرچ کر رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے ایسا کرنا تمہاری ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو تم نے صحیح طور پر نبھانا ہے۔ اب دیکھو یہ دنیا کا کام ہے اس میں

بندوں کے حق کی ادائیگی

نمایاں نظر آتی ہے لیکن اس کی رُوح اللہ تعالیٰ کا حق ہی ہے۔ اس میں انسان مَحْیَایَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا مظاہرہ کر رہا ہوتا ہے۔ وہ یہ بتا رہا ہوتا ہے کہ اسکی زندگی۔ اس کا ہر عمل اس کی ہر جدّ وجہد اور اس کی ہر کوشش لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ اور جب کسی کو یہ مقام حاصل ہو جائے تو دنیا میں حقوق العباد کے سلسلہ میں اسکے اعمال حقوق اللہ کے سلسلہ میں بجا لائے جانے والے اعمال سے آگے نکل جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے

”تیری نمازوں سے تیرے

کام افضل ہیں۔“ (تذکرہ نیا ایڈیشن ص۸۰)

کیونکہ عبادات محض خدا تعالیٰ کے لئے کی جاتی ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کا ہی حق ہوتی ہیں۔ لیکن جو صحیح عمل حقوق العباد کے سلسلہ میں کیا جاتا ہے اس میں حقوق اللہ کا پہلو بھی شامل ہوتا ہے کیونکہ اس کی بناء

خدا تعالیٰ کی رضا کی جستجو

پر ہوتی ہے۔ گو وہ عمارت تو حقوق العباد کی ہے لیکن جن بنیادوں پر اُسے کھڑا کیا گیا ہے وہ رب کی تلاش ہیں۔ اسلئے مَحْیَایَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے مقام پر کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ اور بندے کے دونوں حقوق ادا ہو جاتے ہیں اس قسم کے اعمال ارتقائی تبدیلی اور تدریجی انقلاب پیدا کرنے والے ہوتے ہیں اور ان کے نتیجہ میں مخلوق زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف جُھکتی ہے اس لئے یہ اعمال صرف عبادت کا ماحول رکھنے والے اعمال کی نسبت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں زیادہ مقبول اور زیادہ پیارے ہوتے ہیں

یہی وجہ ہے

کہ اسلام میں رہبانیت کو پسند نہیں کیا گیا ورنہ مسلمانوں میں پیدا ہونیوالے لاکھوں خدا رسیدہ لوگ (اگر انہیں اجازت دی جاتی اور اگر وہ جانتے کہ خدا تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے تو وہ) دنیا میں اپنی زندگی بسر نہ کرتے۔ وہ پہاڑوں کی تنہائیوں میں نکل جاتے اور اپنی ساری زندگی خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزار دیتے۔ لیکن جب بھی ان بزرگوں کا خیال اس طرف جاتا تو انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے لکھا ہوا ایک بورڈ نظر آتا کہ تم مجھے تنہائی میں نہیں بلکہ انسانوں کے مجمعوں میں تلاش کرو۔ اسلئے وہ اس دنیا کی طرف آتے اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ مخلوق کی خدمت میں محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کرتے۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعت جلد اس مقام کو حاصل کرلے۔

جیسا کہ میں نے شروع میں بیان کیا ہے کہ ہم بحیثیت مجموعی ایک نازک دور میں داخل ہو گئے ہیں اور

ہماری مثال ایک کوہ پیما ایسی ہے

اور بلندیوں پر چڑھتے ہوئے پہاڑ کے بعض ایسے مقامات بھی آ جاتے ہیں کہ جہاں وہ عمودی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس وقت کوہ پیما کو اپنے حواس، اپنے ذہن۔ اپنی استعدادوں اور اپنی قوتوں کو انتہائی طور پر صرف کرنا پڑتا ہے اور اس کے لئے

”سادہ زندگی“ اختیار کیجئے تاکہ ”فضلِ عمر فاؤنڈیشن“ کو تقویت پہنچے

وہ وقت انتہائی جدوجہد کا ہوتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ کے لئے بھی اس کی توجہ دوسری طرف ہو گئی۔ تو اس کا پاؤں پھسل جائے گا۔ اور وہ کسی کھڈ میں گر کر مر جائیگا۔ میں سمجھتا ہوں بالکل یہی مقام اس وقت ہمارا ہے۔ ہمیں ایک بڑی لمبی اور عمودی پہاڑی اور ایک بڑے خطرناک راستے کو طے کرنا ہے۔ اور یہ کام پوری جدوجہد اور کوشش کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اپنے اس مقام اور وقت کو پہچانتے ہوئے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی میں انتہائی جدوجہد اور کوشش سے لگ جائیں۔

مَیں پھر کہتا ہوں

کہ حقوق اللہ میں سے۔ سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اگر ہمارا ایمان پختہ ہے۔ ہم احمدیت کو پورے یقین سے مانتے ہیں اور اسے پہنچانتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلایا۔ اور وہ آپ پر ایمان نہیں لائے۔ وہ نارِ جہنم کی طرف بڑھ رہے ہیں اور اس نارِ جہنم سے انہیں بچانا ہمارا فرض ہے اور ہمارے سوا انہیں اس آگ سے کوئی بچا بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ ہم احمدی ہیں اور اس زمانہ میں یہ فرض خدا تعالیٰ نے ہمارے ذمہ لگایا ہے غرض اس وقت ایک دنیا ہجوم کر کے جہنم کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور ہم چند آدمی ہیں۔ ہماری تعداد بہت قلیل ہے اتنے بڑے ہجوم کے ریلے کو ہم بھلا کس طرح روک سکتے ہیں۔ اس ہجوم کے ریلے کو اس وقت روکا جا سکتا ہے۔ جب پوری جدوجہد کی جائے۔ میں پھر کہوں گا کہ

ہمارے لئے آج بڑا نازک وقت ہے

انتہائی کوشش کا وقت ہے۔ انتہائی جدوجہد کا وقت ہے انتہائی مجاہدات کا وقت ہے۔ انتہائی ایثار اور قربانی دینے کا وقت ہے اس وقت ہم نے ذرا بھی سستی کی۔ تو نہ ہم اس دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سستی سے محفوظ رکھے اور اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی توفیق عطا کرے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک خادم کا خواب

آج سے ۳۵ برس قبل خلافت ثالثہ کی بشارت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی محترم آغا محمد عبد العزیز صاحب فاروقی ساکن بھلانہ تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے آنریری مبلغ ہوتے تھے۔ آپ نے ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰ء میں ایک کتاب "کوکب دری" حضرت مسیح موعود کی صداقت میں شائع ہوئی تھی اسکے صفحہ ۲ پر استعمالات فاروقی کے جلی عنوان کے ماتحت انہوں نے اپنی ایک خواب کا ذکر فرمایا ہے جو افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے وہ لکھتے ہیں:

"آفتاب سے ایک کتاب نکلی اور ستارے نے اُچک لی اور اسکے تمام اوراق زمین کے گوشوں میں تقسیم کر دئے گئے۔ کتاب کے اوراق زمین والوں نے پڑھے لکھا تھا کہ "دنیا میں ایک عظیم ہستی آگزری جس کی امت میں ایک نبی پیدا ہوگا اس مقدس ہستی کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں"۔ مگر اسکی امت سے نبی آ سکتا ہے۔ تمام امتوں سے نبوت منقطع ہو گئی مگر امتِ محمدیہ سے نہیں۔ آسمان کے نیچے آدم زادوں کے لئے کوئی نبی نہیں مگر محمد رسول اللہ اور امتوں کے لئے کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ پس اے موسوی شریعت کے ماننے والو! انجیل محرف مبدل کے طرفدارو! آؤ اس مقدس کتاب کو لو جس میں تمہاری حقیقی نجات ہے" مضمون کتاب ابھی ختم نہ ہوا تھا کہ آفتاب تیسری منزل اور برجِ ثور کے آخری دائرہ پر آ پہنچا۔ انسانی مکھیوں نے اپنی بھنبھناہٹ شروع کر دی۔ جس سے اس کی مرادیں عجیب تر سخا کی گئیں تاہم نہایت مشکل سے ایک کمسن طفلِ مکتب نے اسکے الفاظ بنود سے آفتاب برج جوزا پر پہنچتے ہی ایک منارہ کی طرف لپکا جس کا طول ایک گز اور فٹ تھا لیکن اب آفتاب ایک پرندہ کی شکل میں متمثل ہو گیا۔ اس کے چار پَر تھے۔ پہلے پَر کے اگلے حصہ پر "نور" لکھا ہوا تھا اور دوسرے پَر کے اگلے حصہ پر "محمود" تیسرے پَر کے عین وسط میں "ناصر الدین"۔ . . . . یہ خواب یا کشف کتابی صورت میں ۱۹۳۰ء میں شائع کیا گیا تھا۔ کون کہہ سکتا تھا کہ ۱۹۶۵ء تک مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ زندہ بھی رہیں گے۔ کجا یہ کہ وہ خلیفہ ثالث مقرر ہوں گے۔ پھر یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات پر بعض پاکستانی اخبارات نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خلیفہ منتخب ہونے پر آپ کا نام "ناصر الدین" لکھا چنانچہ ۱۰ر نومبر ۱۹۶۵ء کے نوائے وقت کے صفحہ اوّل پر اور اخبار امروز لاہور نے بھی خلیفہ کا نام "ناصر الدین" ہی لکھا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

خاکسار ملک فضل کریم خان قائد حلقہ محلہ مسجد موعود ربوہ

تفسیر صغیر

(پر)

ہفت روزہ قندیل لاہور کا تبصرہ!

> قرآن مجید کو اس خوبصورتی سے شائع کرنا بہت بڑی خدمتِ اسلام ہے ترجمہ اور حواشی کی زبان اتنی عام فہم ہے کہ ہر شخص اس سے مستفید ہو سکتا ہے۔

لاہور کے مشہور ہفت روزہ قندیل (۱۹ جون ۱۹۶۶ء) نے تفسیر صغیر پر مندرجہ ذیل تبصرہ کیا ہے۔

(قرآن مجید کا بامحاورہ اردو ترجمہ مختصر تفسیر) ادارۃ المصنفین ربوہ سائز ۲۰×۲۷ ضخامت ۸۵۰ صفحات ہدیہ دیکھنی اعلیٰ کاغذ اکیس روپے

انجمن حمایت اسلام لاہور اور تاج کمپنی لمیٹڈ کی طرف سے قرآن حکیم کی طباعت میں جو خوش ذوقی کا ثبوت دیا جا رہا ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔ تفسیر صغیر کی اشاعت سے اس مدح آفریں سعی میں اضافہ ہوا ہے قرآن پاک کا یہ نسخہ اوّل سے آخر تک اعلیٰ ترین آرٹ پیپر پر شائع کیا گیا ہے نسخ و نستعلیق دونوں خط فنِ کتابت کے عمدہ ترین نمونے پیش کر رہے ہیں۔ آفسٹ کی طباعت کے باعث طباعت نہایت صاف اور دیدہ زیب ہے۔ جلد عمدہ اور مضبوط اور اس پر پلاسٹک کا جاذب نظر غلاف ہے

تفسیر صغیر میں ترجمہ اور تفسیر امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ ترجمہ اور حواشی کی زبان عام فہم ہے تاکہ ہر علمی استعداد کا آدمی اس سے مستفید ہو سکے۔ ترجمہ اور تفسیر میں یہ التزام بھی ہے کہ جملہ تفاسیر متقدمین آخر تک پیش نظر رکھی گئی ہیں۔

ابتداء میں حروف تہجی کے اعتبار سے مضامین و مفاہیم کے ساتھ متعلقہ آیات کے انڈکس بھی شامل کئے گئے ہیں جس سے قاری کو مختلف آیات تلاش کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے

قرآن مجید کو اس خوبصورتی سے طبع کرا کے شائع کرنا ایک بہت بڑی خدمتِ اسلام ہے۔

پھر قیمت اصل لاگت کے مقابلے میں بہت کم رکھی گئی ہے۔

یادِ رفتگان

(محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

مرحومہ خاور رشید صاحبہ (اہلیہ ملک معراج الدین صاحب) ملک بشیر احمد صاحب نیوی کراچی کی خوشدامن تھیں۔ آپ اکسٹھ سال کی عمر میں ۷ مئی ۱۹۶۶ء کو کراچی میں وفات پا گئی تھیں۔ آپ کی نعش ربوہ لائی گئی اور بعد نماز مغرب مورخہ ۱۲ مئی کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا جنازہ پڑھا اور قبر پر خاکسار نے دعا کرائی

مرحومہ ۱۹۰۵ء میں پیدا ہوئی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔ تہجد کی عادی تھیں اور بڑی رقت کے ساتھ نماز پڑھا کرتی تھیں۔ دعا پر بہت یقین تھا۔ جب کبھی خاندان پر کوئی مشکل آتی۔ تو آپ سربسجود ہو جاتیں۔ اللہ تعالیٰ نے رؤیائے صادقہ سے انہیں نوازا تھا۔ نام و نمود نہ چاہتی تھیں۔ نہایت خاموشی کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجا لاتی تھیں۔

آپ کی وفات کے موقعہ پر آپ کے داماد ملک بشیر احمد صاحب امریکہ میں تھے۔ اس لئے ان کو اپنی خوشدامن کی وفات کا بہت صدمہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت کے اعلیٰ طبقات میں جگہ دے اور اپنی رضا سے نوازے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ اور ان کے نیک وجود کے ساتھ جو برکات وابستہ تھیں ان سے ان کے اقرباء کو محروم نہ کرے۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

محکمہ اکسائز ولینڈ کسٹمز } (۱) انسپکٹرس سینٹرل ایکسائز اینڈ لینڈ کسٹمز تنخواہ ۱۸۵-۱۰-۲۰۵-۱۵-۴۰۰-۲۰-۴۰۰-۲۵-۵۰۰

شرائط: بی اے۔ عمر ۱/۱۲/۶۲ کو ۲۵ تک۔ قد ۵-۴"۔ چھاتی ۳۳" x ۱/۲ ۱ "
درخواستیں بشمول مصدقہ نقول سندات بنام کلکٹر سینٹرل ایکسائز اینڈ لینڈ کسٹمز ۲۵/۶/۶۲ تک متعلقہ منیجر دفتر روزگار کو اور ۳۰/۶/۶۲ کو دفتر کلکٹر میں۔

۲ - اپر ڈویژن کلرکس

تنخواہ ۱۳۵-۷-۱۷۰-۱۰-۲۷۰-۱۵-۳۱۵

شرائط بی اے ۱۳/۱۲/۶۲ کو عمر ۲۵ تک

درخواستیں مع مصدقہ نقول سندات ۲۵/۶/۶۲ تک منیجر دفتر روزگار کو اور ۳۰/۶/۶۲ تک کلکٹر کو
(پ۔ ٹ ۱۲/۶/۶۲)

۲۵/۰

بھرتی اسسٹنٹ سب انسپکٹرس پولیس تنخواہ ۱۰۰-۱۱۵-۵-۱۷۵۔ سواری الاونس یونیفارم و کوارٹر سرکاری۔

شرائط: ایف اے۔ سکونت اضلاع لاہور۔ سیالکوٹ۔ شیخوپورہ و گوجرانوالہ
عمر ۱۸ تا ۲۵۔ قد ۵-۷"۔ چھاتی ۳۳" x ۱/۲ ۱ "
درخواستیں ۵/۶/۶۲ تک معرفت دفتر روزگار بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس لاہور رینج لاہور
پ۔ ڈ ۱/۶/۶۲ (ناظر تعلیم)

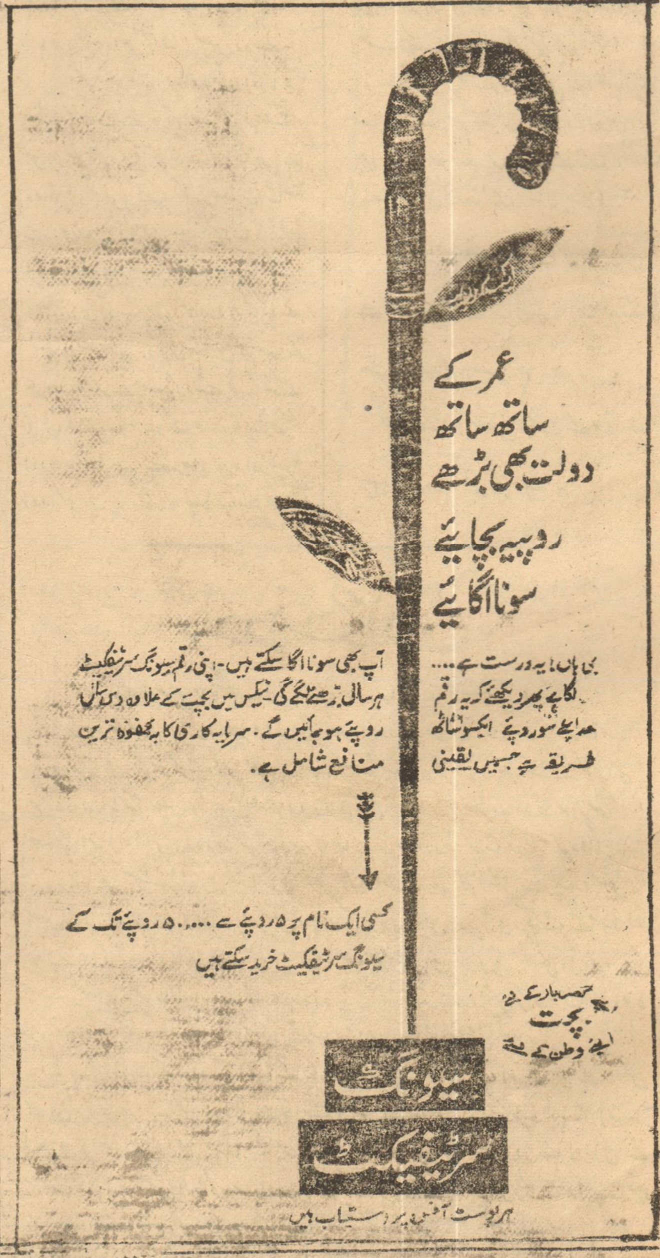

درخواست ہائے دعا

۱ - میرا بیٹا مجیب ظفر اللہ ملٹری اکیڈمی۔ کاکول میں کمیشن کی ٹریننگ حاصل کر رہا ہے احباب جماعت سے اس کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (ممتاز ظفر اللہ لاہور)

۲ - میرے خسر جناب شیخ محمد حسین صاحب جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں بیمار ہیں۔ دونوں بازوؤں میں درد کے دورے پڑتے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد عبد الرحمٰن سوہیدار میجر صدر حلقہ مسجد جماعت احمدیہ کوئٹہ)

۳ - میرے والد سید عنایت علی شاہ صاحب زیدی لمبے عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں خصوصاً سانس کی تکلیف ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے دعا کی درخواست ہے
(عزیز احمد شاہ زیدی حال گوجرانوالہ)

۴ - میرے ایک غیر احمدی دوست نے امسال F.Sc کا امتحان دیا ہے۔ اسکی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (خاکسار محمود احمد محاسب جماعت احمدیہ پشاور)

۵ - میری لڑکی عزیزہ امتہ العزیز بیمار ہے۔ اس کا سالانہ امتحان بھی شروع ہے۔ احباب اس کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید علی ہاشمی سکرٹری انصار اللہ چوہڑ کانہ)

۶ - میرا بھتیجا عبد العلیم خالد ابن عزیزم عبد العظیم صاحب انفلوئنزا کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں
(خاکسار محمد شفیع نوشہروی دار الرحمت وسطی ربوہ)

۷ - میری اہلیہ ایک ہفتہ سے بہت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں
(خاکسار عبد الغفار۔ فوٹو اسپیڈ کمپنی حیدر آباد)

۸ - میری نانی اماں کچھ عرصہ سے فالج سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں
(بشریٰ قائم بنت محمد شریف صاحب تحصیلدار سٹون اینڈ بجری)

۹ - عرصہ سے بندہ کی صحت خراب رہتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں
(حکیم غلام محمد راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں)

۱۰ - میری باجی محترمہ وحیدہ خانم اہلیہ مکرم مولوی شمیم حسین صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ وزیر آباد چند دنوں سے علیل ہیں۔ احباب سے دعائے صحت کی درخواست ہے
(میر انجم آرا بنت میر ظفر علی صاحب وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

۱۱ - میری بچی مبارکہ بیگم بوجہ ٹائیفائیڈ کے ۲۳ یوم سے بیمار ہے۔ احباب عزیزہ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں (نذیر احمد دار الیمن ربوہ)

گمشدہ عینک ملی } دار الصدر غربی (ب) کے سامنے جو بھاڑی ہے۔ وہاں سے ایک نظر کی عینک ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو مجھے نشانی بتلا کر پانچ بجے شام کو حاصل کر لیں۔
ناصر احمد
(معرفت محمد اسلم صاحب ایم۔ اے ایڈ مکان ۱۵۱ محلہ دار الصدر غربی ربوہ)

ضرورت ہے } فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک مالی کی ضرورت ہے امیدوار دیانتدار۔ محنتی اور نوجوان ہونا چاہیئے۔ جو اپنے کام سے بخوبی واقفیت رکھتا ہو۔ (فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

پتہ مطلوب ہے } مکرم بابو عطاء اللہ الٰہی بخش صاحب جو کہ پہلے بسسب پوسٹ ماسٹر ننجی سرحد ٹھٹھہ سندھ میں ملازم تھے اور آجکل سندھ میں کسی جگہ ہوتے ہیں۔ ان کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر بابو عطاء اللہ صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کا ایڈریس معلوم ہو۔ تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔
(ناظر امور عامہ)

دعائے مغفرت

مسٹر نذیر علی صاحب ایم اے۔ منیجر نیشنل بنک آف پاکستان۔ دیناج پور۔ مشرقی پاکستان اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ بمقام شاہ آباد غ پورہ۔ کو میلا میں وفات پا گئی ہیں۔
انا للہ وانا الیہ راجعون
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے
(مینیجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۱۸۲۶۲

میں شمس الدین التمش ولد شیخ نواب الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن معرفت مسجد احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی ۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۳۲ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

- - - - - - - -

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ شمس الدین التمش ابن شیخ نواب دین بقلم خود
گواہ شد:۔ عبدالشکور اسلم ولد محمد ظہور خان پٹیالوی نائب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل ۱۸۲۶۳

میں زینب زوجہ جان محمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن چوہڑکانہ ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۶۶ حسب ذیلی وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں

۱۔ حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے تھا جو میں وصول کرکے خرچ کرچکی ہوں۔

۲۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی -/۱۸۸ روپے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا زینب زوجہ جان محمد صاحب چوہڑکانہ منڈی (شیخوپورہ)
گواہ شد:۔ محمد ابراہیم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ حال چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ۔

درخواست دعا

۱۔ میرے داماد عزیزم شیخ اقبال جان ولد شیخ عبدالاحد صاحب منٹ مرچنٹ کوئٹہ کو دو ماہ سے پیٹ میں تکلیف تھی حضور ۱۶/۶/۶۶ کو ان کے پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ تکلیف زیادہ ہے نیز میرے بہنوئی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب برادر اصغر میاں بشیر احمد صاحب پاسپورٹ آفیسر کوئٹہ بوجہ فالج ہسپتال میں داخل ہیں۔ دایاں بازو اور دونوں ٹانگیں بے حس ہیں۔

احباب جماعت۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ اور لمبی عمر عطا فرمائے اور ہم سب کی پریشانیوں کو دور فرما دے۔ آمین۔

(شیخ نذیر احمد منیف، ۲ گھر دارالرحمت شرقی ربوہ)

آئندہ

قرعہ اندازی پر نظر رکھئے

جیتنے کا موقع ہمیشہ آتا رہے گا

ہر سلسلہ کے ۵ روپے اور ۱۰ روپے والے انعامی بونڈ خریدیئے اور اپنے بونڈ محفوظ رکھیئے تاکہ آپ کو ہر قرعہ اندازی پر انعامات حاصل کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع ملیں۔ کیا معلوم اب کے آپ ہی کی جیت ہو۔

ہر سلسلہ میں ہر سہ ماہی پر ۱۰ روپے والے انعامی بونڈ پر ۱۳۶ نقد انعامات	پہلا انعام	۲۰,۰۰۰ روپے
	دوسرا انعام	۷,۵۰۰ روپے
	تیسرا انعام	۲,۵۰۰ روپے
	تین انعامات	۱,۰۰۰ روپے فی انعام
	۱۰ انعامات	۵۰۰ روپے فی انعام
	۱۲۰ انعامات	۱۰۰ روپے فی انعام

ہر سلسلہ میں ہر سہ ماہی پر ۵ روپے والے انعامی بونڈ پر ۲۰۱ نقد انعامات	پہلا انعام	۱۰,۰۰۰ روپے
	۵۰ انعامات	۵۰۰ روپے فی انعام
	۱۵۰ انعامات	۱۰۰ روپے فی انعام

انعامی بونڈ

ملک کی ترقی اور حفاظت کے لئے

اپنے مستقبل کیلئے بچت کیجئے اپنے وطن کیلئے

تمام منظور شدہ بینک اور ڈاک خانوں سے مل سکتے ہیں

چندہ مسجد ڈنمارک اور احمدی خواتین

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہفتہ زیر رپورٹ ۹ر جون تا ۱۵ر جون میں مسجد ڈنمارک کے لئے کل وعدہ جات دو ہزار پانچ سو نواسی روپے ہوئے ہیں اور وصولی تین ہزار ایک سو چھپن روپے گویا پندرہ جون تک کل وعدہ جات کی مقدار تین لاکھ اٹھارہ ہزار آٹھ سو سولہ روپے اور کل وصولی ۲ لاکھ بہتر ہزار نو سو چھیانوے روپے ہوئی ہے۔

مسجد کی بنیاد چھ مئی کو رکھی جا چکی ہے تعمیر کا کام جاری ہے۔ ہماری بہنوں کا فرض ہے کہ جس نے ابھی تک اس مسجد کی تعمیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اس میں حصہ لیں اور جنہوں نے وعدے تو کئے ہوئے ہیں لیکن ابھی تک اپنے وعدہ جات ادا نہیں کر سکیں وہ اپنے وعدہ جات ادا کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۔ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "دنیا میں ہم روزانہ یہ نظارہ دیکھتے ہیں کہ زمیندار زمین میں ایک دانہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سات سو دانے بنا کر واپس دیتا ہے۔ پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے گا کیسے ممکن ہے کہ اس کا خرچ کیا ہوا مال ضائع ہو جائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کا کم از کم سات سو گنا بدلہ ضرور ملتا ہے اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔ اگر انتہائی حد مقرر کر دی جاتی تو اللہ تعالیٰ کی ذات کو محدود ماننا پڑتا جو خدا تعالیٰ میں ایک نقص ہوتا اسی لئے فرمایا کہ تم خدا کی راہ میں ایک دانہ خرچ کرو گے تو کم از کم سات سو گنا بدلہ ملے گا۔ اور زیادہ کی کوئی انتہا نہیں اور نہ اس کے انواع کی کوئی انتہا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے تو انجیل میں صرف اتنا فرمایا تھا کہ "اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چرا لیتے ہیں" لیکن قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے خزانہ میں اپنا مال جمع کرو گے تو یہی نہیں کہ اسے کوئی چرائے گا نہیں بلکہ تمہیں کم از کم ایک کے بدلہ میں سات سو انعام ملیں گے .... بے شک اللہ تعالیٰ کسی انسان کی مدد کا محتاج نہیں مگر وہ اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے اگر کسی کام کے کرنے کا انہیں موقع دیتا ہے تو اس لئے کہ وہ ان کے مدارج کو بلند کرنا چاہتا ہے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی کو دنیا میں بھیجتا ہے تو اسے نئے سرے سے ایک جماعت قائم کرنی پڑتی ہے مگر اس کی ابتدا ایسی ہوتی ہے کہ دنیا اسے دیکھ کر یہ خیال بھی نہیں کر سکتی کہ وہ کامیاب ہو جائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ دنیا کے نظام کو بدل دیتا ہے اس وقت دنیا کو معلوم ہوتا ہے کہ ایک زندہ خدا موجود ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ایسے انبیاء کے زمانہ میں ان کی قوموں اور امتوں کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ دین کی خدمت کریں چونکہ وہ وقت ایک نئی دنیا کی تعمیر کا ہوتا ہے اس لئے لوگوں کو قربانیوں کا موقعہ دیا جاتا ہے اور وہی وقت ثواب کے حصول کا ہوتا ہے"۔ (تفسیر کبیر سورۃ بقرہ صفحہ ۶۰۴)

پس میری بہنو! اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایک نئی دنیا کی تعمیر مقدر رکھی ہے۔ اس نئی دنیا کی تعمیر کے لئے مساجد تعمیر کی جا رہی ہیں تا خانہ خدا کی تعمیر کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہدایت کی متلاشی روحوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کا جلال بلند ہو۔ ان مساجد کی تعمیر میں حصہ لینا بہت ہی بڑے ثواب کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نئی دنیا کی تعمیر میں حصہ لینے والا بنائے جس نئی زمین اور آسمان کو بنانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ مسجد ڈنمارک کی تعمیر بھی اسی نئی زمین و آسمان کا ایک حصہ ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے احمدی خواتین کو نوازا ہے اور موقع عطا فرمایا ہے کہ وہ بھی قربانیاں کریں اور اپنی قربانیوں کے ذریعہ ابدی زندگی حاصل کریں۔

ابھی ہم نے باون ہزار روپیہ اور جمع کرنا ہے اور بہت جلد جمع کر کے دینا ہے پس کوشش کرنی چاہیئے کہ کوئی ایک بہن بھی ایسی نہ رہ جائے جو اس سعادت اور نیکی میں اپنی لاعلمی سے حصہ لینے سے رہ جائے۔ تمام عہدہ داران لجنہ کو چاہیئے کہ ہر عورت تک اس بابرکت تحریک کو پہنچائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ نیکی کی ترغیب دینے والے کو نیکی کرنے والے کی طرح ہی ثواب ملتا ہے۔ ہر وہ بہن جو دوسری بہن تک اس تحریک کو پہنچائے گی دہرے ثواب کی مستحق ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی سربلندی کی خاطر بیش از پیش قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللہم آمین۔

امراء اضلاع کی اطلاع کیلئے
ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا۔

"آئندہ ہر جماعت کو سالانہ رپورٹ مرکز میں بھجوانی چاہیئے جس میں تمام شعبوں کا ذکر ہو۔ مثلاً اصلاح و ارشاد کے سلسلہ میں جماعت نے کیا کیا ہے۔ تعلیم کے سلسلہ میں جماعت نے کیا کیا ہے بجٹ کے پورا کرنے کے سلسلہ میں جماعت نے کیا کیا ہے۔ غرض جتنے شعبے ہیں ان کے سلسلہ میں جماعت کو تفصیلی رپورٹ مرکز کو بھجوانی چاہیئے۔ اس کی ذمہ داری امراء اضلاع پر ڈالی جاتی ہے۔ امراء اضلاع اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ دیکھیں کہ ان کے ضلع کی تمام جماعتیں اپنی سالانہ رپورٹیں مرکز کو بھجواتی ہیں۔ اور وہ اس مجلس شوریٰ کے سامنے بھی اور خلیفۂ وقت کے سامنے بھی جوابدہ ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی روشنی میں امراء اضلاع کو تحریری طور پر خطوط کے ذریعہ توجہ دلا دی گئی ہے۔ اخبار الفضل کے ذریعہ بھی جماعتوں اور امراء اضلاع کو تاکید کی جاتی ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ اپنے ضلع کی ہر جماعت سے سالانہ رپورٹ بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے!

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ ماہ جون کا چندہ خدام مرکز میں بھجوا دیں۔ ماہ مئی میں بہت کم مجالس نے چندہ بھجوایا ہے مجالس کو چاہیئے کہ چندہ جات ماہ بماہ مرکز میں بھجواتی رہیں تا ان کی طرف بقایا اکٹھا نہ ہو اور مرکزی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں نیز مجالس چندہ سالانہ اجتماع اور چندہ تعمیر ہال کی وصولی کی طرف بھی توجہ دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زعماء انصار اللہ سے گزارش

سال رواں کی پہلی ششماہی ختم ہونے میں چند دن باقی رہ گئے ہیں اس وقت تک تمام مجالس کو اپنے ذمہ کا نصف چندہ ادا کر دینا چاہیئے تھا بعض مجالس نے اس طرف توجہ نہیں دی لہٰذا تمام زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۲۔ ہمارے زمیندار بھائی اپنے ذمہ کا چندہ بالعموم فصل کی برداشت پر ادا کیا کرتے ہیں اس لئے زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ فصل کی برداشت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اراکین انصار اللہ سے ان کے ذمہ کا چندہ وصول کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)